اُوجھڑی کی کراہیت

تصنیف: ملک التحریر مناظرِ اسلام، رئیس الفتاوٰہ
مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی (بہاولپور)

مکتبہ اُویسیہ رضویہ (سیرانی روڈ) بہاولپور پاکستان

قطب مدینہ پبلشرز کھارادر، کراچی۔ 0320-4027536

طباعت: داتا پرنٹرز فون: ۲۶۲۶۳۰۰

اُوجھڑی کی کراہیت

تصنیف: ملک التحریر، مناظرِ اسلام، رئیسُ والفتاواہ
مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی (بہاولپور)

مکتبہ اُویسیہ رضویہ (سیرانی روڈ) بہاولپور پاکستان
ناشر: قطب مدینہ پبلشرز۔ کراچی۔
موبائل: ٠٣٢٠-٤٠٢٧٥٣٦

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ نصلی وسلم علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

ایک عرصہ سے اوجھڑی کی کراہت پر زوروں بحث چلی آرہی ہے نہ صرف پاکستان بلکہ انڈیا میں بھی۔ اسکی حرمت تحریم وتنزیہ میں نزاع ہے۔ فقیر نے دونوں حضرات کے مؤقف ودلائل دیکھے۔ شرعی حیثیت سے فیصلہ عرض کر کے نام رکھا **اوجھڑی کی کراہت** رکھا

وما توفیق الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علےٰ حبیبہ الروف الرحیم

وعلیٰ آلہٖ و اصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقر القادری اور الصالح محمد فیض احمد اویسی رضویؔ غفرلہ

بہاول پور، پاکستان

نوٹ :- یہ سخت نام اس لئے ہے کہ اس کی کراہت کے باوجود تحریم و تنزیہ کا سہارا لے کر اسے ملت کی سند پر بٹھایا جارہا ہے تاکہ اسے جیسے خسیس طبیعت کے لوگ مادر شیر سے بڑھ کر ہپ ہپ کر کے کھاتے ہیں اب اسے نفیس طبع حضرات بھی اپنے دستر خوانوں پر نمایاں حیثیت سے نوازتے ہیں۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) اسی لئے سخت نام رکھ کر نفیس طبائع کو خسیس طبائع سے بچانے کا عزم ہے خدا کرے فقیر کی یہ سعی مشکور ہو۔

مقدمہ

(۱) اوجھڑی ہندی لفظ ہے اوجھ اور اوجھڑی دونوں طرح کہا جاتا ہے مذکر بھی ہے مونث بھی۔ چوپایوں (جانوروں) کا معدہ۔ پیٹ یعنی جہاں جانور کے پیٹ میں اس کی زندگی بھر کا گوبر۔ گندگی جمع ہوتی رہے۔ (اردو ڈکشری)

(۲) اوجھڑی خبائث میں سے ہے خبیث کی جمع یعنی ہر وہ شے جو طبیعت کو ناگوار ہو اس سے طبع گھن کرے وہ شے اگرچہ فی نفسہ حلال بھی ہو تب بھی طبع اس کے استعمال سے نہ صرف گھبرائے بلکہ طبیعت پر زور دے کر عمل میں لائے جیسے ناک سے نکلنے والا گاڑھا گندا پانی۔

(۳) ایک پیالہ، گلاس یا کوئی برتن ایک آدمی اس میں روزانہ ٹٹی یا پیشاب کرے اسے اگرچہ پاک بھی کردیا تب بھی طبعیت اس برتن میں کھانا پینا گوارہ نہ کرے گی۔ اوجھڑی بھی گندگی کا برتن ہے اسے خوب دھویا۔ صاف کیا جاتا ہے پھر فقہاء نے اسے حلال نہیں مکروہ فرمایا ہے اور کراہت والی شے کا استعمال بوجہ ضرورت کے ہوتا ہے نہ کہ ہر وقت کا عمل۔ اوجھڑی ہر وقت عمل میں کیوں۔ صرف اس لئے کہ یہ نمکین اور من بھاتی بوٹی ہے۔

(۴) عرصہ سے شے کا استعمال جوار پیدا نہیں کردیتا غلط اور خراب بالاخر غلط اور خراب ہے خراب اور گندا برتن لاعلمی میں استعمال ہوتا رہے۔ معلوم ہوجانے کے بعد نفیس طبائع تو گھن کرے گی۔

(۵) علماء کرام کا عدم انتباہ بھی جواز نہیں بنادیتا ممکن ہے انہوں نے چشم پوشی فرمائی ہو کہ اوجھڑی حرام مطلق تو ہے نہیں مکروہ چاہئے عموماً چشم ہوتی رہتی ہے۔

(۶) مسلمانوں میں بعض غلط مسائل رائج ہو کر اس طرح عام ہو جاتے ہیں کہ عوام تو عوام بعض خواص بھی اسے غلط ماننے کو تیار نہیں ہوتے۔ مثلاً خطبہ کی اذان مسجد کے اندر منبر سے قریب دو تین ہاتھ کے فاصلہ پر کہنا خلاف سنت اور بدعت سیئہ ہے کہ حضور ﷺ اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے دور میں خطبہ کی اذان خارج مسجد دروازہ ہی پر ہوا کرتی تھی مگر بعض مسلمان سے خلاف سنت اور بدعت سیئہ ماننے کو تیار نہیں۔

(۷) بعض شہروں میں جنازہ کی نماز داخل مسجد رائج ہے جس کا ناجائز مکروہ تحریمی ہونا تمام کتب فقہ میں مذکور ہے مگر مسجدوں کے امام خارج مسجد نکل کر جنازہ پڑھانے کو تیار نہیں۔

(۸) اقامت کھڑے کھڑے سنا مکروہ ہے عرصہ سے لوگ کھڑے ہو کر سنتے پے آئے حالانکہ احادیث مبارکہ کے علاوہ فقہاء کرام نے کراہت کی تصریح فرمائی متون سے لے کر شرح اور فتاوی کی چھوٹی اور ضخیم کتب اور مفتی بہ اقوال تک۔ لیکن تاحال غیر مقلدین اور دیوبندیون نے بالکل تسلیم نہ کیا۔ اہلسنت میں تاحال بہت سے حضرات عملاً اکثر اور قولاً قلیل۔

(۹) مسجد میں عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا مستحب ہے لیکن بعض علاقوں میں باہر اور مسجد میں بیٹھ کر عمامہ باندھنے پر زور دیا جاتا ہے اس کے برعکس عمل کرنے والوں کی مذمت کی جاتی ہے حالانکہ یہ بھی ایک غلط رواج عرصے سے ہے۔

(۱۰) بعض علماء اس عمل کے ارتکاب میں مجبور ہوتے ہیں وہ فقہاء کے اقوال تحریم و تنزیہ سے فائدہ اٹھائے ہوئے غیر مفتی بہ اقوال نقل کر دیتے ہیں جیسے نابالغ

لڑکے کی امامت۔ اس میں غیر مفتی بہ اقوال سینکڑوں مل جاتے ہیں اسی کا سہار لے
کر بعض مفتیوں نے جواز کا فتوی دیا حالانکہ یہ فتویٰ تمام اہل فتاوی نے ٹھکرا دیا
فقیر نے اس پر ایک مستقل رسالہ لکھا غیر بالغ امام کے پیچھے نماز کا حکم" الحمد للہ اہل
فتاویٰ کے متفقہ فیصلہ سے وہ غلط فتویٰ دم توڑ گیا ایسے کالے خضاب کو آج کل اکثر
علماء کرام اور پیراء (پیر کی جمع اویسی کی خود ساختہ اصطلاح) عظام مشرف فرماتے
ہیں (اللہ تعالی انہیں ہدایت دے) اور سہارا ڈھونڈتے ہوئے اسے کراہت تحریم سے
نکال کر کراہت تنزیہ میں لے آئے ہیں فقیر نے امام احمد رضا محدث بریلوی کے
فیض سے العیب کے تتبع میں ایک ضخیم کتاب لکھی ہے"۔

(کالے خضاب کی حرمت)

چونکہ " اوجھڑی" ایک لذید۔ نمکین اور چسپلی بوٹی ہے اور ہمارے اکثر علماء
کرام بھی دہن و کام اور حلقوم کے اندرون کو اس سے مشرف ہونے کا موقعہ بخشتے
ہیں اسی لئے اس کی تحریم کے چشم پوشی فرما کر اسے مکروہ تنزیہ میں لانے کی کوشش
فرماتے ہیں علاوہ ازیں کہ خواتین کی من بھاتی غذا ہے اسی لئے اور ضروری ہوگیا کہ
کسی طرح اوجھڑی غریب کو مکروہ تحریم کے سیاہ دھبہ سے بچا کر کم از کم مکروہ تنزیہ
میں لایا جائے پھر آگے جہالت کے زور سے حلت کی سند پر خود بخود رونق افروز
ہوجائے گی چنانچہ ایک مفتی صاحب کی محنت ملاحظہ ہو۔ وہ فقیر کو سوال و جواب کے
عنوان سے مخاطب ہیں۔ وہ فتویٰ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال : حلال جانور کی اوجھڑی کھانا کیسا ہے مکروہ ہے یا نہیں اگر مکروہ ہے تو مکروہ تحریمی یا تنزیہی ہے مفصل بیان فرمادیں مندرجہ ذیل عبارات پر بھی غور فرمادیں۔

(۱) ۔ فتاوی مولانا عبدالحی کتاب الحظر والاباحتہ میں اوجھڑی کھانا مکروہ لکھا ہے پھر باب مایحل اکل و مالا تحل میں اوجھڑی کھانا حلال لکھا ہے۔

(۲) ۔ فتاوی فقہ صفحہ ۲۵۴ میں لکھا ہے اوجھڑی حلال مال کی کھانا جائز ہے۔ حوالہ مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی کا لکھا ہے۔ اوجھڑی جانور حلال حلال است و ایضاء اوجھڑی کھانا مکروہ ہے فالمراد منہ الکرھتہ التنزیھتہ من المباح کمالا یخفیٰ.

(۳) ۔ فتاوی ج ۔صہ ۱۴۴ ثانی مخدوم عبدالواحد سیوستانی رحمتہ اللہ علیہ صہ ۱۴۴ میں تحریر ہے درتحفة الفقه درج است که خور دن اوجھڑی حرام است باعتبار ایں روایت خور دن آں حلال است یا نه یا کراھت تحریم و یا تنزیمه بینوا تو جروا.

جواب ۔ الظاهر ان اکل الکرش قد اعتاد اکله النساء التی قل لبنها من غیر نکیر کمالا یخفیٰ قال فی فاکهته البستانی و در شکنبه دو روایت است کذا فی فتاوی بذازیه نقلا عن الصلوة المسحودیه دریك روایت مکروه است و دریك روایت نے اما کراهت بداں سبب است که فی محل نجاست میبا شروهیچ پیغمبر وے رانجور ده است و انت خبیر بانه لم یتعرض لهذا لکراهته فی المتون ولا فی فی الشروح فالظاهر ترجیح روایةً عدم الکرهة ویؤیده مافی

الحمادیته اکمادیته و جمیع ماکان فی المذ بوح الماکول سوی ماکره النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وصو سبعته اشیاء من الشاة المذبو حسته و الحرام منها واحد وهو الدم المسفوح و الباقی من السجته مکروه ماسوی ذالك مخصو مباح علی اصلاح لان الاصل الاشیا اباحته انتهیٰ. و اما امه التور ع و الاحتیاط و رعایته متابقه الانبیاء علیهم السلام فیهده سیما عند اختلاف الروایته فان الاخذ بالا احتیاط اولی کمالا یخفیٰ واللّٰہ الموفق للسداد و اماما نقل من الخفته بان اکل الکرش حرام فیرده بطریق الاشارة مافی الهدایته لوحلف لایا کل لحما فاکل السمك لایحنث وان اکل لحم اخنته او انسان یحنث لانه لحم حقیقی لا انه حرام و الیمین قدیفقا لمنع من الحرام کذا اذ اا کل کبدا او کر شا لانه لحم علی الحقیقته لان نحوه من الام ویتحهل استعمال الحم انتهیٰ فان التصریح بحرمته لحمی الاولین بعد اشتراك الاربعته فی کونها لحما حقیقیا واسکوت عن التصریح بحرمته الاخیرین دلیل علی علامه الحرمته کیف وقد قرن الکرش بالکبد الذی لیس هو بمك و ولا حرام و صرح استعمال اللحم کا لاکل مطبوحا و مشویا فیکون حلا کالکبر کما لایخفیٰ.

(۴) فتاوی رشیدیہ میں ہے اوجھڑی کھانا درست ہے ص ۲۴۶۔

سربستہ راز

اس کی حلت کا فتوی دیوبندیوں کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے دیا ہے۔ تبھی تو جھگڑا زوروں پر ہے یہ انہی دوسرے مسائل مختلفہ (حاضر و ناظر، علم غیب، عرس، گیارہویں، میلاد وغیرہ) میں سے ایک یہ بھی ہے لیکن عوام بیچارے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال : حلال جانور کی اوجھڑی کھانا کیسا ہے مکروہ ہے یا نہیں اگر مکروہ ہے تو مکروہ تحریمی یا تنزیہی ہے مفصل بیان فرمادیں مندرجہ ذیل عبارات پر بھی غور فرمادیں۔

(۱) ۔ فتاوی مولانا عبدالحی کتاب الحظر والاباحتہ میں اوجھڑی کھانا مکروہ لکھا ہے پھر باب مایحل اکل و مالا تحل میں اوجھڑی کھانا حلال لکھا ہے۔

(۲) ۔ فتاوی فقہ صفحہ ۲۵۴ میں لکھا ہے اوجھڑی حلال مال کی کھانا جائز ہے۔ حوالہ مجموعہ فتاوی مولانا عبدالحی کا لکھا ہے۔ اوجھڑی جانور حلال حلال است و ایضاء اوجھڑی کھانا مکروہ ہے فالمراد منه الکرهته التنزیهته من المباح کمالا یخفیٰ.

(۳) ۔ فتاوی ج ۔صہ ۱۴۴ ثانی محذوم عبدالواحد سیوستانی رحمتہ اللہ علیہ صہ ۱۴۴ میں تحریر ہے درتحفة الفقه درج است که خور دن اوجھڑی حرام است باعتبار ایں روایت خور دن آں حلال است یا نه یا کراهت تحریم و یا تنزیمه بینوا تو جروا.

جواب . الظاهر ان اکل الکرش قد اعتاد اکله النساء التی قل لبنها من غیر نکیر کمالا یخفیٰ قال فی فاکهته البستانی و در شکنبه دو روایت است کذا فی فتاوی بذازیه نقلا عن الصلوة المسحودیه دریك روایت مکروه است و دریك روایت نے اما کراهت بداں سبب است که فی محل نجاست میبا شروهیچ پیغمبر وے رانجور ده است و انت خبیر بانه لم یتعرض لهذا لکراهته فی المتون ولا فی فی الشروح فالظاهر ترجیح روایةً عدم الکرهة ویؤیده مافی

الحماديته اکمادیته و جمیع ماکان فی المذ بوح الماکول سوی ماکره النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وصو سبعته اشیاء من الشاة المذبو حسته و الحرام منها واحد وهو الدم المسفوح و الباقی من السجته مکروه ماسوی ذالك مخصو مباح علی اصلاح لان الاصل الاشیا اباحته انتہیٰ. و اما امه التور ع و الاحتیاط و رعایته متابقه الانبیاء علیهم السلام فیهده سیما عند اختلاف الروایته فان الاخذ بالا احتیاط اولی کمالا یخفیٰ واللّٰہ الموفق للسداد و اماما نقل من الخفته بان اکل الکرش حرام فیرده بطریق الاشارة مافی الهدایته لوحلف لایا کل لحما فاکل السمك لایحنث وان اکل لحم اخنته او انسان یحنث لانه لحم حقیقی لا انه حرام و الیمین قدیفقا لمنع من الحرام کذا اذ ا اکل کبدا او کر شا لانه لحم علی الحقیقته لان نحوه من الام ویتحهل استعمال الحم انتہیٰ فان التصریح بحرمته لحمی الاولین بعد اشتراك الاربعته فی کونها لحما حقیقیا واسکوت عن التصریح بحرمته الاخیرین دلیل علی علامه الحرمته کیف وقد قرن الکرش بالکبد الذی لیس هو بمك و ولا حرام و صرح استعمال اللحم کا لاکل مطبوحا و مشویا فیکون حلا کالکبر کما لایخفیٰ.

(۴) فتاوی رشیدیہ میں ہے اوجھڑی کھانا درست ہے ص ۲۴۶۔

سربستہ راز

اس کی حلت کا فتوی دیوبندیوں کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے دیا ہے۔ تبھی تو جھگڑا زوروں پر ہے یہ انہی دوسرے مسائل مختلفہ (حاضر و ناظر، علم غیب، عرس، گیارہویں، میلاد وغیرہ) میں سے ایک یہ بھی ہے لیکن عوام بیچارے

اندرونی سازش کو کیا جانے افسوس قصور اہلسنت کے علماء کا ہے جو دیوبند کے ستونوں کے بلا تحقیق اقوال کی تائید میں لمبے چوڑے دلائل دینے شروع کردیتے ہیں اس طرح سے وہ نادانستہ بد مذہبی کی تائید کررہے ہیں تو یوں سمجھتے کہ اوجھڑی کی کراہت تحریم و تنزیہ کا مسئلہ نہیں بلکہ دیوبندی و بریلوی جھگڑا ہے۔

کپورے حلال

جہاں مولوی رشید احمد گنگوہی نے اوجھڑی کو حلال لکھا وہاں کپورے کو بھی حلال لکھا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اوجھڑی کو تو ہپ ہپ کرکے کھاتے ہو اور کپورے ...... ایک ہی فتویٰ ہے لیکن ایک حلال طیب اور دوسرے سے نفرت و ناگواری اور کراہت۔ صرف اس لئے کہ اوجھڑی نمکین اور چسیلی رسیلی ہے اور کپورے غریب کچھ اس طرح کے حسن و کمال سے محروم ہیں۔

نوٹ :- اوپر کے فتاویٰ غیر معتبر ہیں مثلاً فتاوی عبدالحی متفقہ فیصلہ (دیوبندی، بریلوی) غیر مستند ہے اور دوسرے فتاوی کے تمام اقوال غیر مفتی بہا ہیں۔

(تفصیل آئیگی انشاء اللہ)

ظالم مفتی

دورہ حاضرہ میں ایسے ظالم بھی مفتی بن بیٹھے ہیں جو محض اپنی بات کو سچا کر دکھلانے کے لیے غیر مفتی بہ اقوال یا کسی مرجوح قول یا پھر عربی عبارت لے کر اپنی مرضی کا مطلب بلکہ ترجمہ تک بدل دیتے ہیں اس کا صرف ایک نمونہ حاضر ہے۔ عنوان جمایا ہے۔

کیا سبز پگڑی حضور ﷺ کی سنت ہے یا کہ ؟

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفاً علیھم السیجان. (الحدیث)

حضرت ابو سعید حذری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے ستر ہزار انسان دجال کی تابعداری کریں گے ان کے سروں پر یجان پڑے ہوں گے۔ (مشکوۃ شریف صہ ۴۷۷)

جیسا کہ صاحب مشکوۃ کے معنی حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ یجان جمع ہے بمعنیٰ الطیسان الاخضر (یعنی سبز چادر) اور لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں ہے المیجان جمع ساج الطیلسان الانضر۔ (ج ۲، صہ ۳۰۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سبز پگڑی رسول ﷺ کے تابعداروں کی نہیں بلکہ دجال کے تابعداروں کی ہے۔

اس لیے فقہاء امت نے سبز پگڑی کو شعار بنانا بدعت قرار دیا ہے۔

(اس کے بعد سبز عمامہ کا رد ہے جو سراسر غلط اور بہتان ہے۔ اس کی تفصیل "فقیر کے رسالہ العلم الاحمر علی العمامتہ الاخضری "۔ (اس فتویٰ کا شائع کنندہ تحریک حق گو) حضرو ضلع اٹک (پاکستان)

نوٹ :- اس ظالم مفتی نے دعوت اسلامی کے بغض میں بھیجان کو عمامہ (پگڑی) بنادیا۔ نہ صرف معنی بدلا ہے بلکہ نظریہ بھی بدل دیا ہے جس کے لئے جیتے جی جہنم کا داخلہ حاصل کرلیا۔

سنی ہوش سنبھال

مذکور بالا مضمون سے ثابت ہوا کہ یہ کوئی اسلامی مسئلہ نہیں بلکہ فرقہ دیوبند کے قطب عالم گنگوہی کی غلطی کی اشاعت ہے اور دیوبندیوں نے تو زور لگانا ہے کہ ان کے قطیب کا پول کھلتا ہے۔ کہ وہ تو اوجھڑی کھانا حلال لکھ رہا ہے لیکن افسوس سنی عوام پر نہیں مولویوں کا ہے جو نادانستہ یا دانستہ دیوبندیوں کی جھولی میں بیٹھنا چاہتے ہیں ورنہ اہلسنت کے محققین علماء و مشائخ اوجھڑی کو مکروہ تحریمہ لکھتے چلے آئے ہیں اسی لئے فقیر سب سے پہلے اپنے علماء و مشائخ کی تصدیق کا عنوان پیش کرتا ہے اس کے بعد شرعی تحقیق اور فقہائے و حناف کی تصریحات پھر آخر میں فقہاء کی عبارات بہمہ کے جولبات عرض کرے گا۔ (انشاء اللہ)

باب .... (۱)

(۱) امام العلماء تاج الفقہاء مجدد دین و ملت اعلحضرت امام احمد محدث بریلوی رضی اللہ عنہ "فتاویٰ رضویہ صہ ۳۲۴ تا صہ ۳۲۷ (۲) ملفوظات شریف ج ۴ صہ ۲۵ اور مستقل رسالہ تصنیف فرمایا" المسح الملیحہ عن اجزاء الذبیحہ۔

امام العلماء تاج الفقہاء مجدد دین و ملت کی تصریحات کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

(۱) حلال جانور کے سب اجزا، حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع مکروہ ہیں۔ (وہ بائیس ہیں) ان کا کھانا جائز نہیں۔

(۱) خصیہ (۲) فرج یعنی علامت مادہ (۳) ذکر یعنی علامت نر (۴) پاخانہ کا مقام (۵) رگوں کا خون (۶) گوشت کا خون جو کہ بعد ذبح گوشت میں سے نکلتا ہے (۷) دل کا خون (۸) جگر کا خون (۹) طحال کا خون (۱۰) پتہ (۱۱) پت یعنی وہ زرد پانی جو کہ پتہ میں ہوتا ہے (۱۲) مثانہ یعنی پھکنا (۱۳) غدود (۱۴) حرام مغز جس کو عربی میں نخاع القلب کہتے ہیں (۱۵) گردن کے دو پٹھے جو شانو تک کھنچے رہتے ہیں (۱۶) اوجھڑی آنتیں (۱۷) ناک کی رطوبت یہ بھیڑ میں زیادہ ہوتی ہے (۱۸) نطفہ خواہ نر کی منی مادہ میں پائی جائے یا خود اسی جانور کی منی ہو (۱۹) وہ خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے (۲۰) گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے خواہ اعضا بنے ہوں یا نہ بنے ہوں (۲۲) بچہ مقام الخلقت یعنی جو رحم میں پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مر گیا۔ (یہ عبارت فتاوی رضویہ شریف ص ۳۳۷ مطبوعہ، کراچی میں ہے)

ملفوظات اعلیحضرت رضی اللہ تعالی عنہ حصہ چہارم ص ۳۲۱ پر ہے کہ۔

عرض :- اوجھڑی کھانا کیسا ہے ؟

ارشاد : "مکروہ ہے"

• نیز اسی ملفوظات حصہ چہارم صہ ۳۲۲ پر ہے کہ۔

عرض :- حضور یہ مانا ہوا ہے کہ نجاست محل میں پاک ہے اور اوجھڑی میں فضلہ ہے وہ بھی نجس نہیں تو پھر کراہت کی کیا وجہ"

ارشاد : اسی وجہ سے تو مکروہ کہا گیا اگر نجاست کو نجس مانا جاتا تو اوجھڑی مکروہ نہ ہوتی بلکہ حرام ہو جاتی"۔

مجدد دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت اعلحضرت شاہ احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ، فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں'

الجواب :- سات چیزیں تو حدیثوں میں شمار کی گئی ہیں۔ (۱) مرارہ یعنی پتہ (۲) مثانہ یعنی پھکنا (۳) حیاء یعنی فرج (۴) ذکر۔ (۵) انثیین دونوں حصے یعنی کپورے (۶) غدہ (۷) دم یعنی خون مسفوح

اخرج الطبرانی فی العجم الاوسط عن عبداللہ بن عمرو ابن عدی والبیھقی عن عباس رضی اللہ عنھما کان رسول اللہ ﷺ یکرہ من الشاۃ سبعاً المرارۃ وامثانہ والحیاء والذکر والانثین والغدۃ والدم و کان احب الشاۃ الیہ مقدمھا۔

یہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ، نے فرمایا خون تو حرام ہے کہ قرآن عظیم میں اس کی تحریم منصوص ہے اور باقی چیزیں میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ سلیم الطبع لوگ ان سے گھن کرتے ہیں اور انھیں گندی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالی فرماتا ہے ویحرم علیھم

الخبٰئث یعنی یہ نبی ﷺ لوگوں پر گندی چیزیں حرام فرمائے گا۔ حاشیہ علامہ طحطاوی میں ہے قال ابو حنیفة رضی اللہ عنہ اماالدم فحرام بالنص واکرہ الباقیة لانھا مما تستنحبثھا الا نفس قال اللہ تعالٰی ویحرم علیھم الخبٰئث۔ اسی طرح ینابیع میں ہے کما سیاتی اور مختار اور معتمدیہ ہے کہ کراہت سے مراد کراہت تحریمی ہے یہاں تک کہ امام ملک العلماء ابوبکر مسعود کاشانی قدس سرہ نے بلفظ حرمت تعبیر کی بدائع الضائع پھر عالم گیری میں ہے امابیان مایحرم اکلہ من اجزاء الحیوان فسبعة الدم المسفوح والذکر والانثیان والقبل والغدة والمثانة والمرارة تنویرالابصار میں ہے کرہ تحریما من الشاۃ سبع الخ در مختار میں ہے قیل تنزیھا والاول اوجہ ردالمحتار میں ہے وظاھر اطلاق المتون ھوالکراھة اھ مغنی المستفتی عن سوال المفتی میں ہے المکروہ تحریما من الشاۃ سبع الخ سات تو بہت کتب مذہب متون وشروح وفتاوٰی میں مصرح اور علامہ قاضی بدیع خوارزمی صاحب منیة الفقہا وعلامہ شمس الدین محمد قہستانی شارح نقایہ اور علامہ سیدی احمد مصری محشی در مختار وغیرہم علماء نے دو چیزیں اور زیادہ فرمائیں۔

(۸) نخاع الصلب یعنی حرام مغز اس کی کراہت نصاب الاحتساب میں بھی مصرح ہے۔(۹) گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک ممتد ہوتے ہیں اور فاضلین اخیرین وغیرہما نے تین اور بڑھائیں۔(۱۰) خون جگر۔(۱۱) نون طحال۔(۱۲) خون گوشت یعنی دم مسفوح نکل جانے کے بعد جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے۔ بحرالمحیط میں ہے۔ الغدة والذکر والانثیان والمثانتہ والعصبان اولذان فی العنق والمرارة ودم الکبد یکرہ اھ ملخصاً۔ جامع الرموز میں اس کے بعد ہے وکذاالدم الذی یخرج

عن اللحم والکبد والطحال۔ ذبائح الطحطاوی میں ہے الذکر والانثیان والمثانۃ والعصبان الذان فی العنق والمرارۃ تحل مع الکراھۃ وکذا الام الذی یخرج عن اللحم والکبد والطحال دون الدم المسفوح احل الکراھۃ تحریمۃ او تنزیھۃ قولان ام۔ مسائل شتی میں ہے وزید نخاع الصلب۔ اقول باللہ التوفیق وبہ الوصول الی اوج التحقیق علماء کی ان زیادات سے ظاہر ہوگیا کہ سات میں حصر مقصود نہ تھا بلکہ صرف باتباع نظم حدیث ونص امام ان پر اقتصار واقع ہوا اور علمائے زائدین نے بھی قصد استیعاب نہ فرمایا۔ یہ امر انھیں عبارات مذکورہ سے ظاہر اور اس پر دوسری دلیل واضح یہ کہ جگر وطحال وگوشت کے خون گنے اور (۱۳) خون قلب چھوڑ گئے حالانکہ وہ قطعاً ان کے مثل ہے یہاں تک کہ عنایہ وخزانہ وقنیہ وغیرہا میں اس کی نجاست پر جزم اور اسی طرح امام برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ نے کتاب التجنیس والمزید میں میل فرمایا اگرچہ روضہ ناطفی مراقی الفلاح، درمختار اور ردالمحتار وغیرہا اسفار میں طہارت کو مختار رکھا۔ اور ظاہر ہے کہ نجاست مثبت حرمت ہے اور طہارت مفید حلت نہیں۔ حلیہ میں ہے فی القنیۃ دم قلب الشاۃ نجس والیہ مال کلام صاحب الھدایۃ فی التجنیس وفی خزانۃ الفتاوے دم القلب نجس ودم الکبد والطحال لا۔ رحمانیہ میں ہے فی العنایۃ دم القلب نجس ودم الکبد والطحال لا۔ نیز عدم حصر پر ایک اور دلیل قاطع یہ ہے کہ عامہ کتب میں دم مسفوح اور ان کتابوں میں دم لحم وکبد وطحال کو شمار کیا تو اس سے واضح ہوا کہ کلام اعضا سے اخلاط تک متجاوز ہوا اور بیشک اخلاط سے (۱۴) مرہ بھی ہے یعنی وہ زردپانی کہ پتہ میں ہوتا ہے جسے صفراء کہتے ہیں اور ہمارے علماء کتاب الطہارۃ تصریح فرماتے ہیں کہ اس کا حکم مثل پیشاب کے ہے بلکہ

بعض نے تو مثل خون کے ٹھہرایا۔ در مختار میں ہے مرارة کل حیوان کبوله۔ حلیہ میں ہے قیل مرارة الشاة کالدم قیل کبولها خفیفة عند هما طاهرة عند محمد۔ بہر حال کھانا اس کا ناجائز ہے کما هو للذهب فی البول۔ باوجود اس کے یہاں شمار میں نہ آیا، یونہی افلاط سے بلغم ہے کہ جب براہ بینی مندفع ہو جیسے بھیڑ وغیرہ میں مشاہد ہے اسے عربی میں مخاط اور فارسی میں آب بینی یقیناً ناجائز صرح به العقود الدریه تنیقح الحامدیه۔ یہ بھی یہاں غیر موروود۔ اور منجملہ، یہ وضاحت طلب ہے۔ (۱۶) وہ خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے منجمد ہو کر علقہ نام رکھا جاتا ہے وہ قطعاً حرام۔ ہنایہ و تبین الحقاق وردالمختار وغیرہا میں ہے " العلقته والمضفته نجسان کالمنی" یہ بھی گنا تو واضح ہوا کہ عامہ کتب میں سبع صرف باتباع حدیث ہے جس طرح کتب کثیرہ میں شاۃ کی قید کما مر عن تنویر الابصار و مغنی المستقتی ومثله فی غیرها۔ حالانکہ حکیم صرف بکری سے خاص نہیں۔ یقیناً سب جانوروں کا یہی حکم ہے۔ حاشیہ ۔ طحطاویہ میں ہے "قوله من الشاة ذکر الشاة اتفاقی لان الحکم لایخلف فی غیرها من الماکولات۔ تو جیسے لفظ شاۃ محض باتباع حدیث واقع ہوا اور اس کا مفہوم مراد نہیں یونہی لفظ سبع اور اہل علم پر مستر نہیں کہ استدلال بالفوری یا اجرائے علت منصوصہ خاصہ مجتہد نہیں کما نص علیه العلامه الطحطا وی تبعا لمن تقدمه من الاعلام اور یہاں خود مذہب رضی اللہ عنہ نے اشیائے ستہ کی علت کراہت پر نص فرمایا کہ خباثت ہے۔

اب فقیر متوکلا علی اللہ تعالیٰ محل شک نہیں جانتا کہ (۱۷) دبر یعنی پاخانہ کا مقام (۱۸) کرش یعنی اوجھڑی (۱۹) امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں

داخل ہیں بیشک دبر فرج کسی طرح کم بھی نہیں فرج وذکر اگر گذرگاہ بول و منی ہے تو دبر گذرگاہ سرگیں ہے۔ مثانہ اگر معدن بول ہے تو شکنبہ وروده مخزن فرث ہیں۔ اب چاہے دلالۃ النص سمجھئے خواہ اجرائے علت منصوصہ۔ الحمدللہ بعد اس فقیر نے ینابیع سے تصریح پائی کہ امام رضی اللہ عنہ نے دبر کی کراہت پر تنصیص فرمائی رحمانیہ میں ہے فی الینابیع کرہ النبی صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من الشاۃ سبع اشیاء الذکرو الانثیین والقبل والدبر والغدۃ والمثانۃ والدم قال ابو حنیفۃ الدم حرام بالنص وستۃ فکرھھا لانھا تکرھھا الطباع اھ اور بے شک (۲۰) وہ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے جسے مضغہ کہتے ہیں اجزائے حیوان سے ہے اور وہ بھی بلاشبہ حرام عام ازیں کہ مخلقہ ہو یا غیر مخلقہ یعنی ہنوز اعضا کی کلیاں پھوٹی ہوں یا صرف لو تھڑا ہو فقد اسلفنا من الربیعی والشامی انھا نجسۃ و معلوم ان کل نجس حرام وقد قال فی الھدایۃ فی جنین التام الخلفۃ انہ جزا من ازاو حقیقۃ لانہ متصل بھا حتی یفصل بالمقراض ۱ھ قلت ویدل علیہ صحۃ الاستثناء وھو حقیقۃ فی الاتصال و اذا کان ذلک کذلک فالمضعتہ اولی بالجزئیۃ وھذا یدل علی ان السبع لم تستوعب الاجزاء فضلا عن الاخلاط اخوات الدماء (۲۱) ہمارے امام اعظم رحمتہ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک بچہ تام الخلقتہ بھی کہ من وجہ جزو حیوان ھے تبصل بالام یتغذی بغذائما ویتنفس بتنفسھا حرام ہے خواہ اس کے پوست پر بال جم آئے ہوں یا نہیں مگر جبکہ زندہ نکلے اور ذبح کرلیں ہدایہ میں ہے من نحرناقتہ اور ذبح بقرۃ فوجد فی بطنھا اجنینا میتالم یو کل اشعر اولم یشعر شامی حلقہ و مضغہ کی نجاست لکھ کر فرماتے ہیں و کذا الولد اذلم تستھل

اھ (۲۲) یوں ہی نطفہ بھی حرام ہے خواہ نر کی منی مادہ کے رحم میں پائی جائے یا خود اسی جانور کی منی ہو ردالمحتار میں ہے فی البحر و التتار کانیہ ان منی کل حیوان نجس اھ اب سات کے سہ گونہ سے بھی عدد بڑھ گیا اور ہنوز اور زیادات ممکن وہ سات اشیاء حدیث میں آئیں اور پانچ کہ علماء نے بڑھائیں اور دس کہ فقیر نے زیادہ کیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

فرمایا ان بائیس مسائل اور باقی فروغ و تفاریع سب کی تفصیل تام و تحقیق تمام فقیر کے رسالہ الملح الملیحہ فیما نہی من اجزاء الذبیحہ میں دیکھی جائے۔ (فتاوی رضویہ ص ۳۲۴، ۳۳۵ ۔ج ۸)

سنی برادری

عوام اور مشائخ کی اولاد تاحال عقیدہ پر مضبوط ہے کہ

ملک سخن کی شاہی رضا تمکو مسلم
جس طرف آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

لیکن افسوس ان حضرات پر ہے جو کھاتے تو ہیں امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے نام پر۔ لیکن نامعلوم کس تصور کو سامنے رکھ کر ان کی تحقیق کے خلاف کچھ کا کچھ کر دیتے ہیں پھر کس منہ سے کہتے ہیں کہ ہم سنی بریلوی ہیں یاد رکھئے کہ تم کتنا ہی بلند پرواز کرو امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کے خلاف جو کچھ کرو گے تمہارا اپنا انجام برباد ہو گا۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا کچھ نہیں بگڑیگا اور نہ ہی آپ کی تحقیق کے خلاف تمہاری دال گلے گی ہاں چند تمہارے جیسے تمہارے درم تزویر میں ضرور پھنس جائیں گے لیکن وہ بھی تابکے۔ مرنے کے بعد تم تنہا رہ

جاؤ گے نہ ادھر کے نہ ادھر کے اسی لئے اعلحضرت قدس سرہ کی تحقیق اوجھڑی مکروہ تحریمی ہے تم اپنی زور آزمائی کرو گے تو فائدہ دیوبندی فرقہ کو ہوگا کیونکہ ان کے قطب گنگوہی کا وہی موقف ہے جو تمہارا ہے۔

ماڈرن مجہتد آن

امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کی تحقیق مخالفین بھی مان گئے یہ علیحدہ بات ہے کہ تسلیم حق ان کے نصیب نہ تھا۔ اور بحمدہ تعالی عرب و عجم کے علما و مشائخ کے علاوہ ہمارے اپنے ملک پاک و ہند کے تمام سلال طیبہ قادریہ۔ چشتیہ۔ نقشبندیہ سہروردیہ (رویسیہ) کے مشائخ و علماء نے محدد یر حق تسلیم کیا۔ لیکن افسوس کہ صدی روان کی اوائل ہی میں سے چند تو خیر ماڈرن مجتہد اعلحضرت کی تحقیق کو کمزور کرنے کی ساز مشور ہوئے ہیں دانستہ یا نادانستہ ہو دیانہ سازش کا شکار ہورہے ہین ہم رجال و نحن رجال کے جملہ ے مذموم حرکت کر رہے ہیں جدت کی پٹڑی پر چل کر جادہ حق سے بھٹک رہے ہیں اپنا نام لے کر غیروں کی تحقیق کو امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے اپنا انجام بھی خراب کر رہے ہیں اور سیت کا شیرازہ بکھار رہے ہیں۔ اہلسنت عوام و مشائخ کرام کی اولاد سے اپیل ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی لاج رکھتے ہوئے امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ کی تحقیق کے خلاف جس کمبخت کو دیکھو اسے دیوار پر مار دو یہی میں تمہاری اور ہماری سب کی بھلائی ہے۔ ورنہ شیرازہ بکھارنے والوں نے صدی کے روائل میں ہی اپنی کئی ٹولیاں بنالی ہیں اور بناتے جارہے ہیں۔ منجملہ ان کی مفہوم حرکتوں کے اوجھڑی کا متکلم کمروہ تحریمہ و تنزیہ کا روڑا اٹھا دیا ہے اس کے جولبات آگے عرض کرونگا۔ (انشاء اللہ)

مفتی اعظم ہند رحمتہ اللہ علیہ

اگرچہ امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے بعد کسی کی تحقیق و فتوحات کی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی تبرکاً چند فتاویٰ شامل کر رہا ہوں ممکن ہے ماڈران مجتہدین کے مقتدین سمجھنے کی کوشش کریں کہ ماڈرن مجتہد کی غلط سازش کا شکار ہوگیا ہے فلہٰذا وہ توڑ وبا تم تو نہ ڈوبو سیدنا مفتی اعظم مصطفےٰ رضا خانصاحب (رحمتہ اللہ علیہ) اپنے والد گرامی کے بعد عالم اسلام بالخصوص اہلسنت کے نزدیک مسلم مقتداء مسلم تھے آپ نے دو مفتیوں کی تحقیق کی تصدیق فرمائی۔

(۱) فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد افضل حسین صاحب

سابق مفتی مرکزی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

قبلہ تصدیق حضور مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ (رحمتہ اللہ علیہ)

مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

نوٹ :- اس فتوی کی تصدیق ۱۰ شوال ۱۳۸۱ھ میں کی گئی اس پر چند دیگر مفتی حضرات کی تصدیقات بھی ہیں۔

(۲) فتویٰ حضرت علامہ مولانا مفتی قاضی محمد عبدالرحیم صاحب قبلہ

مفتی مرکزی دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف

مع تصدیق حضور مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ (رحمتہ اللہ علیہ)

نوٹ :- یہ تصدیق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ میں ہوئی۔

اس کے علاوہ دیگر علماء کے فتاوی ، مولانا محبوب علی لکھنو اور مولانا شریف الحق وغیرہ وغیرہ کے فتاوی بھی ہیں جسے مولانا اعجاز احمد نوری نے جمع کر کے

تنظیم الجوہر پاکستان میں شائع کیا ہے صرف ایک فتوی پاکستان کی مستند شخصیت کا بھی

حاضر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ حضرت علامہ مفتی ابو البرکات

سید احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ بانی دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

سوال :- بکرے کے کپورے حرام ہیں۔ یہ فتوی رضوان میں شائع ہوا ہے مگر اس کے متعلق کوئی حدیث شائع کیجئے بعض لوگ حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں

(مستری نبی بخش رحیم یار خان)

جواب :- بکرے وغیرہ حیوانات ماکول اللحم (جن جانوروں کا گوشت کھانا حلال ہے) کے (۱) کپورے اور دم مسفوح (خون جاری) اور نر و مادہ کی شرم گاہ اور غدود اور مثانہ (پھکنا) اور پتہ مکروہ تحریمہ یعنی قریب الحرام ہیں اور خون کی حرمت قطعی ہے۔ بدائع الضائع میں علامہ ملک العلماء علاء الدین ابوبکر کاسانی حنفی (المتوفی ۵۸۷ھ) فرماتے ہیں۔ فالذی یحرم اکلہ منہ سبعۃ الدم المسفوح و الذکر والا نشیان والقبل الغدہ و المثانۃ و المرارۃ لقولہ عز ورجل ویحدلھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث و ھذہ الامشاء السبعۃ مما نستخبستہ الطباع السلیمۃ فکانت محرمۃ۔ اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے بکری وغیرہ مین ان چیزوں سے کراہت کی ۔ حیث قال کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الشاۃ الذکر والانثین والقبل و الغدہ و المرارۃ والمشانۃ والدم فالمراد منہ کراھۃ التحریم الخ۔ اور پنجاب میں یہ وبا عام پائی جاتی ہے اکثر جگہ کپورے بے تکلف کھاتے ہیں حالانکہ حرام ہیں اور ستم ظریفی یہ کہ کپورے جس کڑاہی میں تلتے ہیں اسی میں کباب اور تکیہ بھی تلتے ہیں۔ کپوروں کا عرق جب

کباب وغیرہ میں ملاوہ بھی مکروہ و حرام ہو گیا۔ مولیٰ کریم حرام خوری سے بچائے۔

نوٹ :- اگرچہ یہ فتوی کپورے کے لئے ہے، اوجھڑی کی تصریح نہیں سائل نے جو کچھ لکھا اسی کو جواب اس قدر لکھا گیا لیکن چونکہ کپورے کو حلال کہنے والے وہی ہیں جو اوجھڑی کو حلال کہتے ہیں ایک ہی علت ہے اس کی وجہ سے اس میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

لطیفہ :- ایک صاحب سید ابو البرکات صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی طرف حلت کی تصریح فرمارہے ہیں لیکن یہ انہیں وہم ہے اس لئے کہ سید صاحب کے اکثر فتاویٰ رضوان (ماہنامہ) لاہور شائع ہوتے تھے اس قسم کا فتویٰ رضوان میں شائع نہیں ہوا اس صاحب نے اپنے ایک استاد صاحب کی زبانی سنا ہے ممکن ہے ان کے استاد صاحب نے کچھ کہا ہو اور انہوں نے کچھ سنا ہو۔ ورنہ حقیقت اس کے برعکس ہوگی اس لئے کہ سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ اعلحضرت محدث بریلوی کے خلاف کوئی کہنے سننے کے روادار نہ تھے۔

سنی بریلوی

اوجھڑی کے بارے کتب خانہ امجدیہ مہراج گنج ضلع بستی کی شائع کردہ کتاب " اوجھڑی کا مسئلہ " شائع کیا جس میں ہندوستان کے اور مفتی اور عظام کا فتویٰ اوجھڑی کو ناجائز ہونے کے بارے میں شائع کیا گیا ہے۔

باب ....(۲)

اوجھڑی کی کراہت نص قرآنی سے ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے ویحرم علیھم الخبائث یہ (پ ۹ الاعراف)

نبی ﷺ گندی چیزیں حرام فرمائیں گے۔

استدلال :- الخبائث خبیث کی جمع ہے اور خبائث سے مراد وہ ہیں کہ سلیم الصبع لوگ جن سے گھن کریں اور انہیں گندی جانی۔

(۱) یہی معنی تفاسیر میں ہے مثلاً روح البیان و روح نمعانی بیضاوی خازن ۔ معلم احنزیل ۔ مدارك وغیرہ میں ہے۔

(۲) یہی معنی سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے امام اعظم ہمام اقدم سیدنا ابو حنیفہ رضی المولیٰ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔ اما الدم فحرام بالنص واکرہ الباقیة لانھا مماتستخبثھا الانفس قال تعالیٰ و یحرم علیھم الخبائث اس سے معلوم ہوا کہ حیوان ماکول اللحم کے بدن میں جو چیزیں مکروہ ہیں ان کے مدار خبث کی بناء پر ہے۔

(ردالمحتار شامی ، فتاوی)

(۳) ملا احمد جیون قدس سرہ فرماتے ہیں مایستخبث کالدم جس سے گھن کی جائے المنجد میں خبائث کے معنی ہیں ماکانت العرب تستقذرہ ولا تاکلہ جس سے عرب گھن کرتے تھے اور کھاتے نہ تھے۔

بہر حال دلالتہ النص کے لحاظ سے اوجھڑی خبائث میں سے ہے۔ حرام مطلق نہ سہی قریب بحرام ضرور ہے۔

حدیث شریف

شامی میں ہے لماروی الاوزاعی الی ان قال عن مجاھد قال کرہ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من الشاة الذکر و الانثیین والقبل والغدة و المرارة والمثانة والدم۔ زنانہ مردانہ عضو تناسل ، خصیہ ، غدود ، مثانہ ، پتہ اور خون۔

فائدہ : عامہ کتب میں انہیں سات پر اکتفاء فرمایا۔ مگر بہت سی کتب میں ان پر اضافہ بھی ہے۔ مثلاً حرام مغز ۔ وہ پٹھے جو دونوں شانوں تک کھینچے ہوتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ کراہت انہیں سات میں مخصر نہیں۔ بلکہ علت کراہت کے پائے جانے کے بعد دوسری چیزیں بھی مکروہ ہوں گی اور ظاہر ہے کہ ان ساتوں چیزوں میں علت کراہت ان کا خبیث ہونا ہے یعنی گھناؤپن۔ ایسی گھناؤنی ۲۲ چیزیں ہیں جنہیں تفصیل کے ساتھ امام احمد رضا محدث بریلوی نے بیان فرمائی ہے انہیں امام احمد رضا محدث کے فتوی میں فقیر نے عرض کردیا ہے۔

اوجھڑی

قرآن و حدیث میں اوجھڑی کی تصریح نہیں فقہاء نے مکروہات میں اسے شمار کیا ہے اور مکروہات میں بھی مطلقا کیا ہے اس سے تحریمی مراد نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔ یہی حربہ تمام بد مذاہب کو بنارہا ہے۔ اسی سے مولوی رشید احمد گنگوہی نے استفادہ فرمایا کہ اوجھڑی کو حلال فرمادیا اب ہمارے دور کے ماڈرن مجتہدین انہی (بد مذاہب) کی چال چلنا چاہتے ہیں مثلاً اذان سے پہلے اور بعد کا ذکر قرآن و حدیث میں نہیں فلھذا ناجائز ہے جنازہ کے بعد دعاء کا ذکر قرآن و حدیث میں نہیں فلھذا ناجائز

ہے (وغیرہ وغیرہ) یہ قاعدہ غلط اور بالکل غلط ہے۔ ورنہ عالم اسلام کے دو تہائی سے بھی زائد مسائل شرعیہ کو خیرباد کہنا پڑے گا ہاں قرآن و احادیث کی تصریحات کے احکام اور ہیں اور جو ان پر قیاس کر کے حاصل کئے جائیں اسے قیاس کہا جاتا ہے یہ قاعدہ اصول اسلام میں سے ہے جسے اکثر بد مذاہب نہیں مانتے لیکن اہلسنت (احناف، شوافع، مالکی، حنبلی) مسالک حقہ کے اکثر مسائل شرعیہ اسی قاعدہ پر مرتب ہیں۔ بد مذاہب لفظاً نہیں مانتے لیکن حقیقت ان کے مذہب کی گاڑی بھی اس کے سوا چل ہی نہیں سکتی۔

قاعدہ اسلامیہ

مقیس علیہ (جس پر قیاس کیا جائے) مقیس (وہ مسئلہ جس کا قیاس کیا گیا) علت جامعہ وہ علت یا سبب دونوں مقیس علیہ مقیس میں ہے جیسے کراہت مثلاً، اس قاعدہ پر اوجھڑی کو سمجھئے۔

حدیث شریف میں مثانہ مقیس علیہ ہے اوجھڑی مقیس ہے علت جامعہ خبث ہے حکم کراہت ہے اور اوجھڑی مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں مثانہ اگر معدن بول ہے تو اوجھڑی گندگی کا خزانہ ہے تو جس طرح مثانہ کھانا مکروہ تحریمی ہے ایسے ہی اوجھڑی کھانا بھی مکروہ تحریمی کیونکہ دونوں کی ملت جامعہ ایک ہے وہ ہے خبث۔

قاعدہ (۲) : فقہاء کرام کی عبارات اوجھڑی میں مطلق ہیں مکروہ تحریمی و تنزیہ کی تصریح نہیں قاعدہ ہے "المطلق اذا اطلق براد بہ الفرد الکامل مطلق جب مطلق ہو تو اس سے اس کا بل فرد مراد ہوتا ہے یہ نسبت تنزیہ کے مکروہ تحریم کابل فرد ہے۔

قاعدہ (۳) : فقہاء کرام کی عبارات میں کراہت مطلق ہو تو اس سے کراہت تحریم مراد ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ جلد اول صہ ۷۷۱ میں ہے ان المکروہ نوعان احدا ھما مکرہ تحریما وھو المحمل عنہ اطلاقھم الکراھۃ کمافی زکاۃ (فتح القدیر) مکروہ دو قسم ہے تحریم یہی مراد ہوتی جب وہ مطلق کہیں۔

(۲) یہی اسی مجدد اعظم بریلوی قدس سرہ نے فتاوی رضویہ ج سوم باب الجمعہ ص ۷۲۶ میں فرمایا۔

" اور مطلق کراہت غالبًا کراہت تحریمی پر محمول ہوتی ہے شامی ج ۵ ص ۲۲۱ کراھۃ تحریمہ کے تحت ہے وھی المرادۃ عند الاطلاق کمافی الشہ۔ اطلاق کے وقت یہی کراہت تحریم مراد ہوتی ہے۔

(۳) یہی امام العلماء مجدد دوران (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ اس میں کلام نہیں کہ فقہاء بارہا کراہت مطلق بولتے اور اس سے خاص مکروہ تنزیہی یا تنزیہی و تحریمی دونوں کو عام مراد لیتے ہیں مگر یہ وہاں ہے کہ ارادہ تحریم سے کوئی صارف ہو مثلا دلیل سے ثابت یا خارج سے معلوم ہو کہ جسے یہاں مطلق مکروہ کہا مکروہ تحریمی نہیں یا جو افعال یہاں گنے ان میں مکروہ تنزیہی بھی ہیں (کما یفعلونہ فی مکروہات الصلوۃ) جیسا کہ مکروہات نماز میں بیان کرتے ہیں) بے قیام دلیل ہمارے مذہب میں اصل وہی ارادہ کراہت تحریم سے تو کراہت پھیرنا محتاج دلیل ہے۔ (فتاوی رضویہ ص ۶۸۳، ج ۱ مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور)

تبصرہ اویسی غفرلہ

فقہاء کرام نے بائیس مکروہات شمار فرمائے ہیں ان میں بعض کے متعلق مکروہ تنزیہی کی تصریح کتب فقہ میں ہے اور بعض کے متعلق تحریم کی تصریح ہے بعض کے متعلق مطلق ہے بقول "اوجھڑی خور" مجتہدین کے کہ اس کے تحرم کی تصریح نہیں مانا بعض جگہ تصریح نہ سہی تو اوجھڑی کی کراہت تنزیہ کی دلیل لاؤ اور بفضلہ تعالیٰ کراہت تنزیہ کی دلیل کہیں سے نہ ملے گی تو پھر بلا دلیل ہم اوجھڑی خور احباب کی بات ہم کس طرح مانیں۔

عوام اہل اسلام

فقیر نے واضح دلائل سے ثابت کر دکھلایا کہ اوجھڑی۔ آنتیں وغیرہ کھانا مکروہ قریب بحرام ہیں اگر کوئی ان کے جواز کا قائل تو اس پر اتیان برہان لازم کہ البینۃ علی المدعی دلیل مدعی پر ہے اگر کوئی دلیل نہیں اور یقیناً نہیں تو سنئے کہ مکروہ تحریمی کیا ہے۔ جب ثابت ہو گیا کہ مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی کا گناہ حرام جیسا ہے درمختار میں ہے کل مکروہ اسی کراہۃ تحریم حرام اسی کا بحرام فی القوۃ بالبناء پر مکروہ تحریمی استحقاق جہنم کے سبب ہونے میں حرام کی طرح ہے۔ اسلام کا مسلم قانون ہے کہ حرام قطعی فرض کا مقابل ہے اور مکروہ تحریمی واجب کا مقابل ہے۔ یعنی جس طرح واجب کا کرنا لازم و ضروری ہے اسی طرح مکروہ تحریمی سے بچنا لازم و ضروری ہے۔ حرام کا ایک بار قصداً کرنے والا گنہگار مرتکب کبیرہ و فاسق ہے۔ اور مکروہ تحریمی کا ایک بار کرنے والا گنہگار اور چند بار کرنے والا مرتکب کبیرہ و فاسق ہے۔ اوجھڑی اور آنتوں کے کھانے کو طبعی یعنی مباح کہنے والا قواعد سے بے خبر

ہے۔

گندی عادت

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکروہ ہی تو ہے حرام تو نہیں ہے ان کے قدم گمراہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد کسی سنت بلکہ وتر چھوڑ کر یوں کہیں گے کہ واجب ہی تو ہے فرض تو نہیں ہے بلکہ اور ترقی کریں گے تو اوجھڑی اور آنتوں کے ساتھ لید گوبر کھائیں گے اور منع کرنے پر کہیں گے حرام ہی تو ہے کفر تو نہیں ہے۔ کھاتے ہیں تو کیا ہوا؟ کھانے کے باوجود بھی تو ہم مسلمان ہیں کافر تو نہیں ہوئے۔ (العیاذ باللہ تعالی)

عموماً آج کل کچھ ایسی گندی عادت عام ہو رہی ہے۔

گھناؤنی چیزیں اور مسلمان

ہم بار بار اعلان کررہے ہیں کہ اوجھڑی آنتیں گھناؤنی چیزیں جنہیں قرآن مجید نے خبائث سے تعبیر فرمایا ہے۔ لیکن چونکہ قرآن مجید نے الخبائث میں خون کی تصریح فرمائی ہے اسی لئے اس کو بلا تامل حرام کہتے ہیں باقی اشیاء کو بالاشارہ اور احادیث میں بعض کو صراحۃ مکروہ فرمایا بعض کو اشارۃ اسی لئے ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ حکم ہوا چنانچہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خون حرام قطعی ہے اور بقیہ چھ مکروہ ہیں اس لئے کہ وہ نص قرآنی سے ثابت ہے اور باقی اشیاء کی علت یہ ہے کہ ان سے گھن آتی ہے اور یہ ناپسند ہیں اور کسی شے کا گھناؤنا ہونا کراہت کا سبب ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا یہ نبی ان پر گندی چیزں حرام کرتے ہیں (زیلعی) بدائع آخر کتاب الذبائح میں ہے کہ جو مجاہد سے مروی ہے اس سے مراد

مکروہ تحریمی ہے (انتہی) اس عبارت سے ظاہر ہوگیا کہ ہر گندی گھناؤنی چیز مکروہ تحریمی ہے اور ان چیزوں کے مکروہ ہونے کی علت ان کا خبیث گندا گھناؤنا ہونا ہے۔ لہذا جو چیز بھی ان کی طرح گندی گھناؤنی ہوں گی مکروہ تحریمی ہو گی۔ غور کیجئے عضو تناسل کیوں خبیث ہے اس وجہ سے کہ یہ نجاست کی گذر گاہ ہے۔ اور اوجھڑی اور آنتیں گذرگاہ ہی نہیں مخزن ہیں۔ مثانہ کیوں خبیث ہے اس لئے کہ یہ مخزن بول ہے۔ تو اوجھڑی اور آنتیں لید کے مخزن ہونے کی وجہ سے ضرور مثانہ کی طرح خبیث اور ذکر وفرج سے خباثت میں زائد ہونے کی وجہ سے ناجائز ومکروہ تحریمی ہوں گی۔

لطیفہ :- ایک مجتہد صاحب فرماتے ہیں کہ اوجھڑی کی مثال گردہ کی سی ہے اور وہ پیشاب کی گذرگاہ ہے اور اسے کھانا جائز ہے اگرچہ کہ کراہت تنزیہی ہے کیا خوب فرمایا گذرگاہ اور رہائش گاہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے یہی فرق اوجھڑی اور گردہ میں سمجھ لیجئے۔ امید ہے سمجھ گئے ہونگے ورنہ ....

پند ونصیحت

اوجھڑی۔ آنتیں گھناؤنی چیزیں ہیں اللہ نے حضرت انسان بالخصوص امت نبی آخرالزماں ﷺ کو برگزیدہ اشرف واعلیٰ بتایا ہے۔ بلکہ اگلی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کی یہ نشانیاں اور فضیلتیں قرآن مجید میں ارشاد فرمائی ہیں منجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ خاتم النبیین ﷺ ان پر پاکیزہ ستھری چیزیں حلال فرمائیں گے۔ اور گندی چیزیں حرام فرمائیں گے۔ اور پر ظاہر کہ اوجھڑی آنتیں گندی چیزیں ہیں کہ محل نجاست ہیں لہذا بدلالۃ النص ثابت کہ اوجھڑی آنتوں کا کھانا نہیں چاہیئے۔ اس لئے کہ

برگزیدہ مخلوق ارشاد قرآنی ہے وکلوا مما رزقکم اللہ حلالا طیبا (الآیۃ ۱۴ النحل)۔ (کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تم کو حلال وپاکیزہ روزی دی)۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو روزی بخشی ہے اس میں صرف حلال ہی پر نظر کافی نہیں بلکہ پاکیزہ بھی ہونا ضروری ہے۔ اور پُر ظاہر کہ اوجھڑی آنتیں پاکیزہ چیزیں نہیں ہیں بلکہ اختلاط نجاست کی بنا پر گندی چیزیں ہیں۔

عقلی دلائل

اللہ تعالیٰ نے جو رزق اپنے بندوں کو عطا فرمایا ہے وہ ارشاد قرآنی سے صاف ظاہر ہے کہ وہ رزق عطا فرمودہ کم از کم ان دو صفات کاملہ سے تو ضرور ہی متصف ہوتا ہے۔ یعنی حلال اور پاکیزہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہاں پر اوجھڑی آنتوں کے کھانے کا جب سوال ہو تو کھانے والے کو سب سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اوجھڑی آنتوں کے کھانے کا جب سوال ہو تو کھانے والے کو سب سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اوجھڑی آنتیں مما رزقکم اللہ میں قطعاً داخل ہی نہیں ہیں۔ کہ ان کا کھانا اگر حلال ہوتا تو ضرور یہ پاکیزہ بھی ہوتیں۔ اور ہیں یہ گندی۔ لہذا اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے جو رزق اپنے بندوں کو عطا فرمایا ہے وہ طیب تو ضرور ہی ہوتا ہے۔ اور اوجھری آنتیں گندی ہونے کی بنا پر ان پر خبیث صادق آتا ہے کما مرفی یحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث الایۃ۔ او خبیث واجب الترک ہے ہر خبیث کا استعمال ناجائز۔ لہذا اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔ اقول ثانیا جانوروں کے اجزاء ماکولات میں اوجھڑی آنتیں اپنی گندگی کی وجہ سے ناقص وعیبی ہیں اور ناقص وعیبی پر بھی

خبیث کا اطلاق وارد ہے ولا یتمموا الخبیث منہ تنفقون. الایۃ پارہ ۳ البقرہ (یعنی خاص ناقص وعیبی ہی چیز کے دینے کا ارادہ نہ کروکہ دو تو اسی میں سے دو۔ الایۃ تو ثابت ہوا کہ اوجھڑی آنتوں پر خبیث کا اطلاق درست ہے لہذا اوجھڑی آنتیں اس قبیل سے ہیں کہ مما تستخبثہ الانفس علت فقہی صادق آئی اوجھڑی آنتیں ممنوع الاستعمال قرار پائی۔

(۳) کھانے پینے کی چیزوں پر جب کہ حلال وطیب ہوں قبولیت دعا موقوف ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بارگاہ رسالت پناہی میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ دعا فرمادیں کہ میں مستجاب الدعوات ہوجاؤں۔ ارشاد ہوا کہ اے سعد پاک روزی کھاؤ تو مستجاب الدعوات ہوجاؤگے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضے قدرت میں محمد کی جان ہے کہ بندہ ایک لقمہ حرام کھاتا ہے تو چالیس روز تک دعا قبولیت سے محروم رہتی ہے (انتہی) ناقلا عن کنزالایمان۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو اوجھڑی آنتیں کھائے گا قبولیت دعا سے محروم رہے گا۔ اس لئے کہ یہ پاکیزہ نہیں بلکہ گندی ہیں لہذا اوجھڑی آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔

سوالات وجوابات

سوال :- عرصہ دراز سے ہر ملک میں بالخصوص ہندوپاکستان میں اسے کھایا جاتا ہے آج تک کسی نے منع نہیں کیا۔ بلکہ بہت بڑے ذمہ دار علماء کو کھاتے دیکھا جاتا ہے کیا تم ان سے بڑے عالم ہو۔

جواب :- اسی رسالہ کے ابتداء میں فقیر متعدد مثالیں قائم کی ہیں جنہیں عمل میں

لایا جاتا رہا۔ جو آج کل کے علماء وفضلاء دور عوام کو مسلّم ہے کہ ان کا ہمارا روکنا یا بعض امور پہلے نہیں ہوتے تھے۔ اب ہونے لگے ہیں تو جو وجوہ میں نے وہاں گنائے یہاں بھی وہی سمجھ لیں۔

علماء وفضلاء کا نہ روکنا

یہ اعتراض بھی بیجا ہے کہ بڑے ذمہ دار علماء او جھڑی کھاتے ہیں اور کھاتے رہے۔ یہ کوئی دلیل نہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ ان علماء وفضلاء کی نظر میں یہ مسئلہ نہ گذرا ہو یا اس وقت انہیں یاد نہ ہو یا توجہ نہ ہوئی ہو، واقعی بعض علماء وفضلاء کے لئے ہم طفل مکتب کی حیثیت بھی نہیں رکھتے لیکن جس محقق ومجدد اور امام کی تحقیق ہم پیش کرتے ہیں ان کے سامنے بعض سابق علماء وفضلاء اور ان کے اکثر معاصرین علماء و فضلاء طفل مکتب کی حیثیت رکھتے تھے تھے جس نے اپنے دور اور سابق ادوار کے سینکڑوں مسائل منقح فرمائے جس کا مخالفین کو بھی اعتراف ہے اور خود ان کے لئے بھی مسئلہ کی تحقیق پر بارہا دشواریاں پیش ہو جاتی تھیں درجنوں واقعات ان کی زندگی میں انہیں پیش آئے۔ اس سے میری مراد امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ تمام مثالیں قائم کردیں تو بڑا وقت درکار ہے۔ صرف ایک واقعہ کی طرف اشارہ کردوں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے فتوی دیا کہ۔ "جمعہ کی اذان ثانی مسجد کے اندر جائز نہیں" تو بعض علماء نے اپنی کسر شان سمجھتے ہوئے اس فتوی کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ سرکار اعلیٰ حضرت نے ان کی تفہیم کی خاطر حدیث وفقہ سے حوالہ جات پیش کر کے خوب واضح فرمادیا کہ پنجگانہ اذان کی طرح اذان خطبہ بھی مسجد کے اندر ناجائز ہے۔ ان علماء کا ہاتھ دلیل فقہی سے

خالی تھا۔ان کو چاہئے تھا کہ سرکار اعلحضرت کے فتوی کو قبول کرتے مگر وہ ضد اور ہٹ پر آمادہ ہو گئے۔ اس پر درجنوں رسائل تصانیف ہوئے یہاں تک کہ اعلحضرت پر مقدمہ دائر ہوا۔ اس کی تفصیل دیکھئے فقیر کی شرح حدائق بخشش۔

سوال :- مولوی عبدالحی لکھنوی اور مخدوم عبدالواحد سیوستانی کے فتاویٰ میں اوجھڑی کو حلال لکھا گیا۔

جواب :- مولوی عبدالحی لکھنوی کا فتاویٰ کو خود ان کے معاصرین نے ان کی زندگی میں ٹھکرادیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے فتاویٰ سے کوئی فتویٰ نہیں دیا جاسکتا جب تک دوسرے فقہاء اور مفتیں کے فتاویٰ سے مئوید نہ ہو۔ مخدوم عبدالواحد سیوستانی کے فتاویٰ کی عبارات سے پہلے درج ہوچکی ہیں۔ ان کے جولبات اوراق سابق میں آگئے لیکن پھر وضاحت کردوں۔ مخدوم ومرحوم نے اوجھڑی کی عدم کی کراہت کی علت حدیث میں سات اشیاء میں عدم ذکر بنائی ہے اور ان کی ہوس علت مان لیا جائے تو بہت سی دیگر اشیاء کھانی پڑینگی۔ مثلا حیوان ماکواللحم میں ذکر ہے۔ فرج یعنی علامت مادہ، غدود، پتہ، مثانہ یعنی پھکنا اور خون کا ناجائز ومکروہ تحریمی ہونا حدیث وفقہ میں صراحۃً مذکور ہے بدائع الصنائع جلد پنجم ص ۶۱ میں ہے عن مجاہد رضی اللہ عنہ انہ قال کرہ رسول اللہ ﷺ من الشاۃ الذکر والانثیین والقبل والغدۃ والمرارۃ والمثانۃ والدم فالمراد منہ کراھۃ التحریم. اھ اور فتاوی عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۲۵۶ میں ہے ما یحرم اکلہ من اجزاء الحیوان سبعۃ الدم المسفوح والذکر والانثیان والقبل والغدۃ والمثانۃ والمراررۃ اہ عامۂ کتب میں فقہائے کرام نے باتباع حدیث انھیں سات پر اکتفاء فرمایا لیکن بہت سی کتابوں میں

ان پر اضافہ بھی ہے مثلاً وہ خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے اور منجمد ہونے کے بعد علقہ نام رکھا جاتا ہے اس کا کھانا بھی حرام ہے اسی طرح گردن کے دو پٹھے اور حرام مغز کا کھانا بھی جائز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز ہونا انھیں سات میں منحصر نہیں بلکہ ناجائز ہونے کی علت جن چیزوں میں پائی جائے گی وہ چیزیں بھی ناجائز ہوں گی۔

قاعدہ اسلامیہ

مخدوم سیوستانی مرحوم کی علت عدم کراہت کا رد اس قاعدہ سے بھی ہوتا ہے کہ اسلام بالخصوص فقہ کا مسلّم قاعدہ ہے کہ علت حرمت وکراہت شے کی جس جنس میں پائی جائے گی۔ وہ اصل شے کی طرح حکم لیتی جائے گی۔ مثلاً نیند کی حالت میں استرخاء مفاصل یعنی جوڑوں کا ڈھیلا ہونا وضو ٹوٹنے کی علت ہے تو ہر وہ صورت کہ جس میں استرخاء مفاصل کی علت پائی جائے گی وضو ٹوٹنے کا حکم ضرور کیا جائے گا۔ اُصول فقہ میں ہے جعل استر خاء المفاصل علة فيتعدى الحكم بهذه العلة الى النوم ومستندا اومتبكئا الى شئى لوازيل عنه لسقط و كذلك يتعدى الحكم بهذه العلة الى الاغماء والسكر۔ نیند کی حالت کو جوڑوں کا ڈھیلا ہو وضو کے ٹوٹنے کی علت بتایا گیا ہے اس علت سے حکم متعدی ہوگا۔ اس نیند کی طرف جو سہارا لئے ہو یا تکیہ کئے ہوئے ہو ایسی شے سے کہ اگر ہٹائی جائے تو وہ نیند کرنے والا گر جائے گا یہی علت اغماء وسکر کی طرف متعدی ہوتی ہے تو جیسے نیند کے بعض اقسام کا ذکر حدیث شریف میں ہے اور بعض کا نہیں ایسے ہی سکرواغماء ان تمام اشیاء کو ناقص وضو۔ اس علت سے بتایا گیا ہے جو نیند ہیں یعنی جوڑوں کا ڈھیلا ہونا ایسے ہی

اوجھڑی ودیگر اشیاء کی حرمت یعنی کراہت تحریم سمجھئے۔ مثلاً عضو تناسل ومثانہ وغیرہ کے ناجائز ہونے کی علت ان کا خبیث ہونا ہے یعنی گندا اور گھناؤنا پن۔ تو ہر وہ چیز کہ جس میں خبیث اور گھناؤنا ہونے کی علت پائی جائے گی وہ ضرور ناجائز ہو گی۔ قال اللہ تعالیٰ ویحرم علیھم الخبئث اور واضح ہے کہ عضو تناسل اس لئے ناجائز ہے کہ وہ پیشاب کا مخزن ہے تو اوجھڑی اور آنتیں عضو تناسل سے خباثت میں بڑھکر ہیں کہ وہ صرف گذرگاہ نجاست ہے اور یہ گذرگاہ ہی نہیں بلکہ نجاست کے مخزن ہیں۔ اور اوجھڑی وآنتیں مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں کہ مثانہ اگر پیشاب کی تھیلی ہے تو اوجھڑی اور آنتیں لیدوگوبر کا خزانہ ہیں۔ تو اس علت خباثت کے سبب اوجھڑی اور آنتوں کا کھانا جائز نہیں۔

آخری گذارش

اوجھڑی اور آنتیں کا کھانا مکروہ تحریمی (قریب بحرام) گناہ ہے۔ فقیر نے اپنی استطاعت پر مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کے فیض سے چند سطور لکھتے ہیں۔ دیوبندی فرقہ تو پہلے رشید احمد گنگوہی کے فتویٰ سے اس مکروہ تحریمی کے قائل وعامل ہیں۔ اہلسنت کے بعض نوخیز مفتی صاحبان اعلیٰحضرت قدس سرہ کی تحقیق سے روگردان ہو کر اپنی مار رہے ہیں۔ ان تمام حضرات سے اپیل ہے کہ اگر واقعی اوجھڑی وغیرہ مکروہ ہے تو آپ حضرات کے فتویٰ سے گناہ میں مبتلا ہوں گے ان کا گناہ پہلے تمہارے کھاتے میں لکھ جائے گا۔

اگر تحقیق سمجھ آجائے تو پھر عوام کو سمجھائیں تاکہ وہ مسئلہ کی حقیقت سے آگاہ ہو کر کراہت تحریمی کے ارتکاب سے بچ جائیں۔ اس کا ثواب تاقیامت تمہارے

اعمال نامے میں ثبت ہوگا۔

خاتمہ

اوجھڑی کی کراہت تحریمی و تنزیہی اصول فقہ و فتاویٰ سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔ امام احمد رضا مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کی فقہاء پہ قربان کہ آپ نے اس مسئلہ کو اصول کے رنگوں میں ایسا واضح فرمادیا کہ اسلاف اب زندہ ہوتے تو امام احمد رضا محدث بریلوی کا قلم چومتے، فرمایا کہ ماکول اللحم کی ناقابل اکل اشیاء کل ۲۲ ہیں۔ بہ تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	ماخذ	حکم	علت
۱	دم سفوح	قرآن مجید	حرام مطلق	جو شئے نص ثابت ہو وہ علت و حرمت میں اعلیٰ کا حکم رکھتی ہے
۲ تا ۷	پتہ، مثانہ، فرج، ذکر خصتن، غدہ	احادیث مبارکہ	مکروہ تحریمی	امام ابو حنیفہ نے قاعدہ بنایا کہ جو شئے قرآن میں نہ ہو وہ مکروہ ہے

۸ تا ۹	حرام مغز، گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک ممتد ہوتے ہیں۔	قاضی بدیع وقہستانی واحمد مصری فہیم اللہ	مکروہ تحریمی	بقاعدہ امام ابو حنیفہ بعلۃ خبث
۱۰ تا ۱۲	خون جگر، خون طحال، خون گوشت یعنی دم سفوح نکل جانے کے بعد جو خون گوشت میں رہ جاتا ہے	قہستانی واحمد مصری	مکروہ تحریمی	بقاعدہ امام ابو حنیفہ بعلۃ خبث
۱۳ تا ۲۲ یہ شمار امام احمد رضا محبّ بریلوی قدس سرہٗ نے بڑھائی	خون قلب، برہ وزرد پانی جو پتہ میں ہوتا، مخاط آب بینی، علقہ وہ خون جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے، کرش (اوجھڑی، دبر پاخانے کا مقام، امصاء آنتیں مضغہ وہ گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے، بچہ تام الخلقہ خواہ اسکے پوست پر بال آئے ہوں یا نہیں نطفہ خوامز کی منی مادہ کے رحم میں پائی جائے یا خود اس جانور کی منی ہو			

بقلم امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ

امام احمد رضا محدث بریلوی اس گنتی کے بعد فرماتے ہیں کہ سات کے

۳ کونہ سے بھی عدد بڑھ گیا۔ اور ہنوز اور زیادرت ممکن وہ سات حدیث میں آئیں اور پانچ چیزیں کہ علماء نے بڑھائیں اور پس کہ فقیر (امام احمد رضا) نے زیادہ کیں ان بائیس مسائل اور باقی فروع وتفاریع سب کی تفصیل تام و تحقیق تمام فقیر (امام احمد رضا) کے رسالہ "المسخ الملیحه فیما نهی من اجزاء الذبیحه" میں دیکھی جائے۔ افسوس کہ یہ رسالہ تا طباعت جلد ۸ دستیاب نہیں ہوا۔ خدا کرے دستیاب ہو جائے۔ پھر بھی جہلاء اور ماڈرن مجتہدین تو تسلیم نہ کریں گے البتہ اہل علم کے لئے گوہر علمی ثابت ہوگا۔

قلم اویسی بفیض رضوی

امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ نے اپنی زیادات کو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ضابطہ وعلت جامعہ کو مدنظر رکھ کر بڑھایا ہے۔ فقیر اویسی غفرلہ ان سب کو تو بیان نہیں کرسکتا ہے۔ البتہ اوجھڑی کی کراہت کی تصریح از امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ عرض کرتا ہے۔ آپ نے فخراً فرمایا کہ تصریح فقیر متوکلاً علی اللہ تعالیٰ کوئی شک نہیں جانتا۔ (یہی فخریہ (تحدیث نعمت) کلمہ ہے) کہ دبر۔ اوجھڑی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں۔ امام اعظم نے اشیاء ستہ کی علت کراہت پر نص فرمایا کہ خباثت ہے یہ مکروہ تحریمی پر استدلال رضا ہے) فتاویٰ ج ۸ صہ ۳۲۶) حاشیہ اویسی غفرلہ۔

اس پر دلیل کے طور فرمایا کہ بے شک دبر وفرج وذکر سے اور کرش وامعامثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں فرج وذکر اگر

گزرگاہ بول و منی ہیں دبر گزرگاہ، سرگین ہے۔ مثانہ اگر معدن بول ہے شکنبہ ورودہ (اوجھڑی) مخزن فرث ہیں۔ اب چاہے اسے دلالۃ النص سمجھئے خواہ اجزائے علت منصوصہ الخ فتاویٰ رضویہ ج ۸ صہ ۳۲۶)

انتباہ :- جو حضرات بار بار فرمارہے ہیں کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اوجھڑی کو مکروہ تحریمی کہیں نہیں لکھا وہ خصوصیت سے غور فرمائیں کہ امام احمد رضا قدس سرہ نہ صرف کراہت تحریمی فرمارہے ہیں بلکہ ان اشیاء کو کراہت تحریمی میں داخل کر کے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے اصول و ضوابط کے مطابق پاکر اس پر فخر فرمارہے ہیں۔ لیکن جن غرباء فی العلم کو امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے فتاویٰ فہمی کی استعداد نہیں وہ مدعی اجتہاد ہیں تو ہمارا ایسے جاہل مجتہدین کو دور سے سلام۔

اسلاف رحمہم اللہ کا حتمی فیصلہ کدھر تھا :- یہ تو ماڈرن مجتہدین امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی قدرومنزلت نہیں پہچان رہے ورنہ علامہ محمد اقبال مرحوم جیسے تو آپ کو ثانی امام ابو حنیفہ تسلیم کررہے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بڑے جید علماء وفضلاء عرب و عجم بلا تکسیر کہہ اٹھے کہ وہ مسائل واحکام فقہیہ جو صدیوں مغلق وغیر منقح دور لاینحل اور سربستہ راز کی طرح تھے انہیں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے قلم نے سورج سے زیادہ چمکدار بنادئے۔ تفصیل دیکھئے، رسائل (معارف رضا۔ کراچی) جس کا یہ مسئلہ بھی منجملہ اپنی غیر منقحات میں سے تھا مثلاً آپ کے معاصرین تک اس پر کوئی فیصلہ نہ کیا جاسکا۔ مولوی عبدالحی لکھنوی کبھی لکھتا ہے حلال کبھی لکھتا ہے حرام۔ ایسے فتاویٰ سیوستانی میں بھی نہ اِدھر نہ اُدھر

مولوی گنگوہی نے فیصلہ ہی کردیا کہ کھاؤ اور مزے اڑاؤ۔ ان کے پاس نہ کوئی دلیل نہ ضابطہ نہ اصول صرف زبانی کہانی لیکن ...... امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے صرف اسی موضوع پر ضخیم رسالہ لکھدیا۔ اگرچہ نایاب ہے لیکن فتاویٰ رضویہ میں جتنا لکھا ہے وہ دلائل سے اتنا بھرپور ہے کہ اگر اسے پھیلایا جائے تو ایک ضخیم تصنیف تیار ہو سکتی ہے۔

اوجھڑی خور برادری

جس طرح اوجھڑی کی غیر منقح بحث سے اس کی حرمت تنزیہی کو ترجیح دی ہے کپورے وغیرہ بھی تو یہی علت رکھتے ہیں۔ اسے عمل میں کیوں نہ لایا جاتا۔ گنگوہی صاحب نے اسے بھی حلال کہہ گئے ہیں۔ جب کہ علت کراہت تحریمی اوجھڑی سے واضح ہے جیسے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تحقیق میں گذرا ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہو سکتی ہے کہ اوجھڑی مزیدار اور نمکین ہے اور دوسری چیزیں ایسی نہیں۔ اس کی وجہ فقیر اس لئے عرض کررہا ہے کہ نادان بچہ آب بینی کو چاٹتا ہے اسے جتنا روکا جائے نہیں رکتا اسی لئے کہ وہ اسے نمکین محسوس کرتا ہے اسی لئے اسے مزیدار سمجھ کر چاٹتا ہے۔ لیکن جب وہ سمجھ دار ہو جاتا ہے اس سے کراہت طبعی کرتا ہے۔ اسے ہزاروں روپے دے کر آب بینی چاٹنے کا کہو نہیں مانے گا۔ اسی طرح خدا کرے تمھیں بھی دین کی سمجھ آجائے تو تم بھی اوجھڑی کو منہ نہ لگاؤ گے۔ حالانکہ آب بینی کی کراہت اوجھڑی جیسی نہیں۔ لیکن دین کی سمجھ کب آئے گی جب جان جائے گی اور کالی قبر میں بسیرا ہوگا۔

ایک اور وجہ

اوجھڑی ہمہ گیر غذا اس لئے بنی کہ فقہاء کرام سے جواز کی راہ ملتی تھی اگرچہ اسلاف میں بھی بعض اس کی حرمت (حرام) تک فیصلہ کر گئے لیکن عوام اور بعض چشم پوش خواص بھی خاموش رہے ادھر یہ خواتین کی من بھاتی غذا کے علاوہ ان کی ایک بیماری کا بہترین علاج بھی ہے وہ یہ کہ بعض خواتین کو دودھ کی کمی میں اوجھڑی مفید ہوتی ہے۔ خواتین مسائل کی بے خبری سے اپنے علاج کے لئے اوجھڑی کو ہانڈی کی زینت بنایا تو ہانڈی کے امور میں خصوصیت سے مرد خواتین کے محتاج ہیں اور پھر مفت کا شراب..... والا معاملہ بھی کہ مہنگائی کے دور سے پہلے اوجھڑی آنتیں مفت مل جاتے۔ اسی لئے مرض بڑھتا گیا یہاں تک کہ نوبت باینجارسید کہ اب ہزاروں دلائل کی دال نہیں گلتی۔ فقیر آخری گذارش کر کے بحث ختم کرتا ہے وہ یہ کہ اوجھڑی گندگی کا خزانہ رہی۔ اسے اگرچہ کتنا ہی دھویا جائے تب بھی تصور بعد خیال تو آئے گا۔ کہ یہ تھی غلاظت کا مرکز یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام اور دیگر نفاست پسند حضرات سے اس کی غذائیت ثابت نہیں اور ویسے بھی معزز گھرانے اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور جبکہ تحقیق سے ہم نے ثابت کر دیا کہ اوجھڑی مکروہ تحریمی (قریب بحرام) ہے۔ اسے منہ نہ لگائیں ورنہ کل قیامت میں پچھتائیں گے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

ھذا آخر مارقمہ قلم

الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۹ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ بعد صلوٰۃ العشاء

قربانی کے (۱۲) بارہ مدنی پھول

(۱) ہر مسلمان مرد و عورت مالکِ نصاب پر قربانی واجب ہے۔

(۲) عام طور پر یہ رواج ہے کہ پورے گھر کی طرف سے ایک بکرا قربان کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ گھر کے کئی افراد پر صاحِب نصاب ہونے کی بناء پر قربانی واجب ہوتی ہے۔ ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ گائے اور اونٹ میں سات(۷) قربانیاں ہو سکتی ہیں۔

(۳) بالغ اولاد یا زوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو ان سے اجازت طلب کرے۔ اگر ان سے اجازت لیے بغیر کردی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہیں ہو گا نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں ہے مگر کر دینا بہتر ہے اور اجازت بھی ضروری نہیں۔

(۴) قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مثلاً بجائے قربانی بکرا یا اس کی قیمت صدقہ کردی جائے یہ ناکافی ہے۔

(۵) قربانی کے جانور کی یہ عمر ہونی چاہئے۔ اونٹ پانچ(۵) سال کا۔ گائے دو(۲) سال کی۔ بکرا ایک(۱) سال کا۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں۔ زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ(۶) مہینے کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

(۶) قربانی کا جانور بے عیب ہونا ضروری ہے اگر تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی مکروہ ہوگی اور اگر زیادہ عیب ہے تو قربانی نہیں ہوگی۔

(۷) جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے اور اگر پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اس کی قربانی ناجائز ہے۔

(۸) ایسا پاگل جانور جو چرتا نہ ہو، اتنا کمزور کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا، اندھا ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو، ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، ایسا لنگڑا جو خود اپنے پاؤں سے قربان گاہ تک نہ جاسکے، کان یا دم یا چکی ایک تہائی سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں، ناک کٹی ہوئی ہو، دانت نہ ہوں، تھن کٹے ہوئے ہوں یا خشک ہوں ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔ بکری میں ایک کا خشک ہونا اور گائے بھینس میں دو کا خشک ہونا ناجائز ہونے کے لیے کافی ہے۔

(۹) بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے. اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو اور اگر اچھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے وہ ذبح کرے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقتِ قربانی وہاں حاضر ہو۔

(۱۰) قربانی کی اور اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو اسے صدقہ کردے اور اسے صرف میں بھی لا سکتا ہے اور مرا ہوا بچہ ہو تو اسے پھینک دے کہ مردار ہے۔ گوشت میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔

(۱۱) دوسرے سے ذبح کرایا اور خود اپنا ہاتھ چھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں پر بسم اللہ کہنا واجب ہے ایک نے بھی جان بوجھ کر چھوڑدی یا یہ خیال کر کے چھوڑدی کہ دوسرے نے کہہ لی مجھے کہنے کی کیا ضرورت، دونوں

صورتوں میں جانور حلال نہ ہوا۔

(۱۲) شرکت میں گائے کی قربانی کی تو گوشت اندازے سے تقسیم نہیں کرسکتے نہ ہی کم وزیادہ ایک دوسرے کو معاف کرسکتے ہیں کہ ایسا کرنا یہاں جائز نہیں۔ لازمی کہ گوشت کو وزن کرکے برابر برابر تقسیم کیا جائے۔

دکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو درود پڑھو
جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو

صلوا علی الحبیب

درود و سلام

دافع ہر درد و آلام

مصنف

حضرت علامہ حافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

مکتبہ اویسیہ رضویہ
(سیرانی روڈ) بہاولپور پاکستان

ناشر: قطب مدینہ پبلشرز۔ کراچی۔
موبائل: ۰۳۲۰۔۴۰۲۷۵۳۶

ثمر پرنٹرز دریا آباد گلی نمبر 2

قطب مدینہ پبلشرز کی جانب سے

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان، مصنف اعظم اسلام، شیخ المشائخ حضرت سرکار قبلہ الحاج الحافظ پیر **فیض احمد اویسی** صاحب زیدہ مجدہ کی ایمان افروز کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

کتاب	مصنف
کعبے کا کعبہ	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
کُن کی کنجی	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
کُن کی زبان	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
فضائل قرآن	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
فضائل درود و سلام	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
اوجھڑی کی کراہیت	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
کیا میت کا کھانا جائز ہے؟	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
سبز عمامے کا جواز	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
مسواک اور ٹوتھ پیسٹ	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
کیا دیوبندی بریلوی ہیں؟	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
ٹیلی ویژن دیکھنا کیسا، فتویٰ	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب
باکمال نابینے	مصنف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی صاحب

ناشر۔ قطب مدینہ پبلشرر۔

موبائل 0320-4027536 کراچی